رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ نامہ نیر	۱
رمضان المبارک	۳
مسٹر گاندھی کیسے خدا کے قائل ہیں / عدم تعاون کے بیرونیدی / مولوی عطاء اللہ اور حضرت موسیٰ کی ہتک / خطبہ جمعہ (نماز کے اسرار)	۵
جہلم میں غیر مبایعین کا جلسہ	۸
اشتہارات	۹
ہندوستان کی خبریں	۱۰
غیر ممالک " "	۱۲

نمبر ۸۳ | مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۶ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

آج ۳ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ حضور کی توجہ عالی آجکل بیرونی ممالک کی تبلیغ کی طرف ہے اور حضور جماعت کے نوجوانوں میں سادگی جفاکشی اور قربانی کی روح پیدا کر رہے ہیں ٭ حضرت ام المومنین کے کان اور داڑھوں میں درد کی شدید تکلیف ہے۔ احباب توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت عطا فرمائے۔

مبلغین کلاس جس میں قریباً تمام مولوی فاضل پاس اور فارغ التحصیل نوجوان ہیں۔ جناب حافظ روشن علی صاحب کے زیر تربیت اپنے کورس کو جلد جلد پورا کر رہی ہے۔

۳ مئی چار بجے کے قریب کسی قدر ترشح ہوا۔

نامہ نیر

(نوشتہ از سالٹ پانڈ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ)

معزز رؤسا سے ملاقات

مبلغ اسلام کی آمد پر خوشی کا اظہار

سیرالیون سے سالٹ پانڈ ۲۱ فروری کو ۵ بجے شام روانہ ہو کر جہاز برونو ۲۸ فروری کو ۱/۲ ۱ بجے شام سالٹ پانڈ پہونچا۔ راستہ میں نصف کے قریب مانرو دیا پایہ تخت لائبیریا کے پانیوں میں بڑو لنگر انداز رہا۔ لائبیریا آزاد شدہ حبشی غلامان امریکہ کی جمہوری ریاست ہے۔ میری خواہش تھی کہ یہاں اُتروں۔ اور رئیس جمہوریہ اور اراکین جمہوریت کو پیغام حق دوں۔ مگر کپتان جہاز برونو نے کہا کہ وقت نہیں۔ اسلئے کنارہ پر نہ جاسکا۔ مانرو دیا کے بعد قریباً ۱/۲ ۲ روز جہاز بندر سکنڈی میں ٹھہرا رہا۔ اور مسلمان رؤسا تختہ جہاز پر ملاقات کے لئے آئے۔ ان کو تبلیغ کی۔ اور مسیح موعود کی آمد سے آگاہ کیا۔ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونے زمانہ کو پہچاننے کی نصیحت کی۔ ان کی خواہش تھی کہ میں انکے ہاں ٹھہروں۔ مگر حالات نے اجازت نہ دی۔ تختہ جہاز پر چونکہ میں اول درجہ میں تھا۔ اسلئے فسٹ کلاس کے معزز مسافروں کو تبلیغ کا خوب موقع ملا۔ اور نوجوان افسران جہاز

رمضان المبارک میں درس قرآن

احباب کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ اب کے بھی رمضان المبارک میں جناب حافظ روشن علی صاحب روزانہ قرآن کریم کا درس دیا کرینگے اور کوشش کرینگے کہ سارا قرآن کریم رمضان میں ختم کریں۔ بیرونجات سے جو صاحب اس نعمت سے مستفید ہونا چاہیں تشریف لے آئیں ٭

بورڈ عالکپتان برابر زیر تبلیغ رہے۔ ایک نوجوان انگریز کیمبرج کا گریجوایٹ اچھا اثر لے کر گیا ہے۔ عزیز اخویم احمد یادن نہ صرف خود اسلام لائے ہیں۔ بلکہ دوسرے نوعمر ذہین افسران جہاز کو بھی تبلیغ کرتے رہے اور نمازیں اور احکام اسلام سیکھنے میں اپنا وقت صرف کرتے رہے۔ الحمد للہ۔

برونو کو الوداع

جہاز برونو کو ۵ بجے شام الوداع کہا اور کشتی پر جو کنارہ بحر سے میرے لئے آئی تھی۔ سوار ہوا۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ جہاز سے اترتے وقت میں اجنبی نہ تھا۔ عزیز لفٹنٹ بودن افسر ثانی جہاز برونو تازہ نومسلم کی پیاری صورت افسران جہاز کی صف میں رومال ہلانے والوں میں خاص امتیاز رکھتی تھی۔ یہ نوجوان برابر ایک تختہ سے دوسرے تختہ پر دوڑ کر اسلئے آتا رہا کہ مجھے آخری وقت تک دیکھے۔ مجھ سے چند بیعت فارم اس واسطے لے لئے کہ اور لوگوں سے بعد تبلیغ دستخط کرائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی عمر اور نیک ارادوں میں برکت دے۔ کپتان نیلسن سب سے بالا تختہ سے رومال ہلا کر آخری سلام کرنے آئے۔ اس جہاز پر کپتان اور افسران جہاز نے جو احترام سلوک کیا۔ وہ سالٹ پانڈ اترتے وقت دل میں تازہ اور محرک دعا تھا اللہ تعالیٰ ان سعید انگریزوں کو نور اسلام سے منور کرے آمین

میزبان اور کمشنر پولیس

قصبہ میں میری آمد کی پورے طور پر اطلاع نہ تھی۔ تاہم مسٹر بینڈرو میرا میزبان ساحل بحر پر موجود تھا۔ کنار بحر کے قریب امواج پہاڑ کی مانند بلند تھیں۔ ان کو دیکھ کر خوف آتا تھا آخر بخیریت سلامت کنارہ پر اترا۔ میزبان سے ملاقات کی اور الحمد للہ کہا۔

ساحل پر سلام کرنے والوں میں سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس تھے۔ جنھوں نے کمشنر صاحب پولیس کا سلام دیا اور کہا کہ وہ قریب ہی دفتر میں آپ کا انتظار کرتے ہیں۔ میں وہاں گیا۔ یہ انگریز نوجوان افسر میرے [illegible] سلام سلام کے بعد میں نے اپنے [illegible] اور [illegible] احمد صاحب [illegible] کا خط اور لنڈن ٹائمز کی رپورٹ اور اپنا کارڈ دیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات بتائیں۔ اور اپنے مشن کی غرض حفاظت و اشاعت اسلام ظاہر کی۔ کمشنر صاحب سے سلسلہ بحث شروع ہو گیا۔ اور تبلیغ کا موقعہ ملا۔ الحمد للہ :

سالٹ پانڈ

یہ قصبہ گولڈ کوسٹ کے وسطی ضلع کا صدر ہے۔ آبادی محض ۷۰۰۰ ہے۔ اصلی باشندے سب عیسائی ہیں۔ مسلمان نیگروس اور کافر سے ہیں۔ نیگروس کے نائیجرین مسلمانوں میں دو تین احمدی نوجوان بھی ہیں۔ مسلمانوں کی دو مسجدیں ہیں۔ اس قصبہ میں تین مسیحی مشن ہیں۔ کیتھولک۔ ویزلین۔ صیہون مشن پہلے دونو فرق کے گرجا اور مدرسہ الگ الگ ہیں۔ فرقہ سوم کے چند ممبر ایک مکان میں گرجا کر لیتے ہیں۔ تمام علاقہ عیسائیوں سے بھرا ہوا ہے۔ مسلمان خال خال ہیں۔ یہاں کنوؤں کا پانی میسر نہیں۔ تالاب ہے۔ دودھ مکھن شکر روٹی۔ چاول تمام اشیائے خوردنی و پوشیدنی ولایت سے آتی ہیں۔ ضلع میں تجارت کا مرکز ہے پام آئل۔ ربر۔ بندر کا چمڑا یہاں سے باہر بھیجا جاتا ہے گھوڑے یا باربرداری کے جانور دکھائی نہیں دیتے۔ صرف چھوٹی سی بکریاں ملتی ہیں۔ اخراجات لنڈن سے زیادہ ہیں۔ کوئی سیرگاہ یا تفریح کا مقام نہیں۔ اللہ اللہ کرنے اور ایمان کی ایک شراب سے مخمور ہو کر وقت گذارنے کا خوب موقع ہے۔ روزانہ کونین اور جلاب اور دوائی کھانا ضروری ہے :

امیر فنٹی

اس علاقہ میں اصلی باشندے جو فنٹی کہلاتے ہیں۔ قریب تین ہزار مسلمان ہیں جو قرب و جوار سالٹ پانڈ میں رہتے ہیں۔ ان کو ہوسا لوگوں سے نفرت ہے۔ اور ہوسا لوگ موذی ہیں امیر فنٹی کا نام مہدی ہے۔ اس نے ۲۸ سال ہوئے تبلیغ اسلام شروع کی تھی۔ اب بوڑھا ہے۔ اس کی خواہش تھی کہ اسلام کو اپنی قوم میں تازہ کرے۔ اور کوئی مبلغ بلائے۔ اس لئے اس نے کیپ کوسٹ کے ایک شامی سے پتہ لیکر لنڈن مشن میں مفتی صاحب کو خط لکھوایا۔ اور روپیہ بھیجا۔ اب تک ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ مگر ان کے دو سردار اور ایک نقیب خاص میری آمد کی تصدیق کرنے کیلئے آ چکے ہیں۔ اور امیر صاحب خود چند ایک روز میں آنیوالے ہیں۔ کیا عجب ہے۔ کہ ایک اللہ تعالیٰ امیر مہدی کو حضرت امام مہدی کا حلقہ بگوش بنا دے۔ بہر حال ان کا انتظار ہے :

ہوسا اور یوروبا

نائیجیریا کی دو قومیں اسلام میں داخل ہیں۔ ہوسا عرب مخلوط نسل سے ہیں۔ یوروبا حبشی النسل ہیں۔ یہاں کے ہوسا لوگوں کی لڑکیاں عرب کے صحرائی گیت اسوقت گا رہی ہیں۔ ایک لڑکی ایک مصرعہ پڑھتی ہے۔ باقی سب ملکر دوسرا پڑھتی ہیں۔ یہ لوگ صبح و شام روشنی کے لئے آگ جلاتے ہیں۔ اور آگ کی روشنی میں بچے قرآن کریم تلاوت کرتے ہیں۔ ہوسا لوگ قدیم طرز کے مسلمان ہیں۔ کوئی جدید تبدیلی ان کے لئے بدعت ہے۔ تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ان کی مسجد میں شاہ حجاز کا خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ یوروبا لوگ مہذب ہیں۔ تجارت کا شغل رکھتے ہیں۔ ان کا ایک وفد میری ملاقات کے لئے آیا۔ میری مختصر تقریر کا جواب امیر وفد نے جو کچھ دیا۔ اس کا ایک فقرہ یہ تھا :-

"آج تک لوگ ہم پر ہنستے تھے کہ سفید آدمی مسلمان نہیں۔ الحمد للہ کہ اب White man وائٹ مین مبلغ اسلام ہو کر یہاں آ گیا"

دعا کا محتاج

احباب کرام! غریب مسافر مبلغین میں سب سے دور۔ مضر صحت آب و ہوا غیر مہذب لوگوں کے درمیان اپنی تنہائی کا احساس کرتا ہوا دعا کا خواستگار ہے۔ خدا کے مسیح علیہ السلام کا رؤیا میں جمال باعث تسکین اور ایمان سے پیدا ہونیوالا اطمینان ڈھارس ہے۔ عزیزان! خدا حافظ۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔

میرا پتہ

مجھے سب دوست خط لکھیں۔ اور سلسلہ کی خبریں بتائیں۔ ہندوستان کی خبریں لکھیں کیونکہ میں اخباری دنیا سے باہر ہوں۔ میرا موجودہ پتہ یہ ہے:-

C/o Post Master Salt Pond
Gold Coast W. Africa.

درخواست دعا

میں خدا کے فضل و کرم ذیلدار ہو گیا ہوا ہوں اور غیر احمدیوں نے میرے برخلاف اپیل کیا ہوا ہے تمام بھائیوں سے التماس ہے کہ میرے واسطے دعا فرما دیں۔ الٰہی بخش ذیلدار از [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۵ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

رمضان المبارک

قبولیت دُعا کے ایام

وہ برکتوں اور سعادتوں کے دن جن کی شان میں خود خلاق زمین وزمان نے ارشاد فرمایا ہے کہ :-
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ
(البقرہ ع ۲۳)

آ پہنچے۔ مبارک ہیں وہ جنھوں نے یہ مہینہ پایا اور مبارک ہیں وہ جو ان ایام میں الٰہی رضامندی کے حصول کے لئے اپنی تمام جائز احتیاجات سے بھی دست بردار ہو جائینگے۔ اور اس گرمی کی شدت کے زمانہ میں بھوک اور پیاس کی سختیوں کو محض للہ برداشت کرینگے۔

یہ ماہ مبارک اپنے اندر بڑی بڑی فضیلتیں اور برکتیں رکھتا ہے۔ جن کی تفصیل کی یہاں نہ ضرورت ہے نہ وقت۔ ہاں اس کی ایک ہی فضیلت جو ہزاروں پر بھاری اور اپنی شان میں خاص بلکہ اخص ہے یہ ہے کہ اس ماہ مبارک کو قبولیت دُعا سے خاص تعلق ہے یہی وہ ماہ مبارک ہے۔ جس کے ذکر کے دوران میں اللہ تبارک تعالیٰ اپنے کلام میں اپنے مجیب الدعا ہونے کا یہ شان خاص اعلان فرماتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو دعوت دیتا ہے۔ کہ آؤ میرا دروازۂ فیوض کھلا ہے اپنے دامنہائے مراد کو انوار و انعامات الٰہیہ سے پُر کرلو۔

پس اللہ تعالیٰ نے اُس شان سے اعلان فرمادیا ہے لیکن جو اسپر بھی اس سے نہ مانگے۔ اس کے بدقسمت قطعی ہونے میں شائبہ و شک نہیں۔ اور جو شخص اس اعلان باری کے ہوتے ہوئے پھر دعا سے استغنا ظاہر کرے۔ گویا وہ اپنے آپ کو عبودیت کے حلقہ سے نکالتا اور عبداللہ ہونے سے انکار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ (البقرہ رکوع ۲۳)

ترجمہ :- اور جب تجھ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق۔ تو ان کو کہو کہ میں نزدیک ہوں (ثبوت یہ) کہ قبول کرتا ہوں دُعا اُس کی جو دُعا مانگے۔ پس بندوں کو چاہیئے میرے احکام قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بھلائی پائینگے۔

خدا تعالیٰ کے اس ارشاد سے جو رمضان المبارک کے ذکر کے دوران میں فرمایا گیا۔ صاف ظاہر ہے کہ اس مہینہ کو قبولیت دُعا سے خاص تعلق ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ رمضان کے سوا اور کسی مہینہ میں دُعا قبول ہی نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ ہر وقت اور ہر زمانہ اور ہر حالت میں اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ لیکن یہ ایام وہ ہیں۔ جن کے متعلق اس کی طرف سے اعلان عام ہے کہ جو بھی عبودیت اختیار کرکے میرے حضور دست سوال دراز کریگا۔ اس کی سُنی جائیگی۔ اور اس کے لئے برکت اور بہبودی کے سامان کئے جائینگے۔

یہ اعلان تو عام ہے۔ مگر اس سے فائدہ اُٹھانیوالے وہی خاص لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو تجربہ ہے۔ اور جو عادی ہیں کہ اپنی حاجت روائی خدا ہی سے کرائیں۔ دوسرے وہ جنھیں خبر ہی نہیں۔ اور اس نعمت سے کبھی بہرہ اندوز نہیں ہوئے ان کو چونکہ اس عالم سے تعلق اور واسطہ ہی نہیں۔ اسلئے جس طرح وہ ہمیشہ غافل رہتے ہیں۔ اور کبھی خدا کے حضور نہیں گرتے۔ ان ایام کو بھی لہو ولعب اور غفلت و جمود ہی میں کھودیتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی اصلاح کرنے کی بجائے قبولیت دُعا کے ہی منکر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کیلئے وہی نسخہ ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود نے رسالہ برکات الدعا میں تجویز فرمایا ہے کہ :-

اے دُعا کُن چارۂ آزار انکار دُعا
چوں علاج مے زمے وقت خمار و التہاب

پس جس شخص کو دعا کی استجابت کا انکار ہو۔ اسکو مسیح موعودؑ کے ارشاد کے مطابق ہم یہی جواب دینگے کہ اس آزار انکار دُعا کا علاج یہی ہے کہ دُعا کرو۔ دُعا کرو پھر دعا کرو۔ اور کرتے رہو۔ آخر استجابت کے آثار ظاہر ہونگے۔ اور پھر تم اس آزار انکار دُعا سے شفا پا جاؤگے۔

لیکن ہم تو وہ لوگ نہیں جو دُعا کے اثرات کے منکر ہوں۔ بلکہ ہم تو وہ ہیں۔ کہ جن کے امام و مقتدا کو استجابت دُعا کا معجزہ عطا ہوا تھا پھر ہم کس طرح ان ایام خاص کو غفلت میں گذار سکتے ہیں۔ اس کا تو وہم بھی نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ یہ جو کچھ لکھا جارہا ہے محض اس ارشاد خداوندی کی تعمیل میں ہے کہ :-

وذکّر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین (سورۃ الذاریٰت ع ۳)

یاد دلاؤ کہ یاد دلانا مومنوں کے لئے نفع مند ہے۔ پس میں احباب کرام کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسوقت کتنی مہمات دینی ہمیں درپیش ہیں اور ہمارے راستہ میں کیا کیا مشکلات ہیں۔ جن کے حل کرنے کے لئے ہمیں اس مبارک مہینہ میں خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔

اوّل تو یہ کہ ہمارے سلسلہ کے قائد اعظم یعنی حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز ہے۔ تقریباً تین ہفتہ سے روزانہ بخار ہو جاتا رہا۔ پہلے پندرہ روز تو حضور کو نزلہ سے سخت تکلیف رہی۔ حتیٰ کہ گلے اور ناک سے خون آتا رہا اب خدا کے فضل و کرم سے خون آنا تو بند ہوگیا ہے۔ لیکن بخار کی شکایت ابھی باقی ہے۔ گو پہلے کی نسبت کم ہے۔

حضور کو دین کے لئے جس قدر فکر ہے۔ اور قیام دین کے لئے حضور جس قدر محنت و مشقت برداشت کررہے ہیں۔ اور ان نازک ترین ایام میں خدمت دین کا جس قدر بار آپ پر ہے۔ اس کے ایک قلیل حصہ کو بھی مدنظر رکھ کر معلوم ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہی حضور کو خاص قوت اور طاقت بخشی ہے۔ ورنہ انسانی قوےٰ اس قدر بوجھ کو اُٹھانے کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضور کی طبیعت علیل اور ناساز رہتی ہے۔ اس کے متعلق ہمارا سب سے پہلا اور سب سے بڑا کام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور اس مبارک ماہ میں نہایت الحاح و خضوع و خشوع سے دُعائیں کریں۔ کہ مولا! اس وجود باجود کو تم م

قسم کی بدنی تکلیفوں اور امراض سے شفا کامل بخشے تاکہ اس کا یہ وجود اس سے دین کی خدمت اور زیادہ جوش سے کر سکے اے خدا تو اپنے دین پاک کی خدمت کے تصدق میں اپنے بندے کو صحت دے تاکہ یہ اپنی صحت کو پھر سے ہی دین کی بیماریوں کے دور کرنے میں صرف کرے۔

دوستو یہ کام معمولی کام نہیں۔ اسلئے اس مبارک مہینہ میں اپنے امام کی صحت کے لئے دعائیں کرو اور بہت دعائیں کرو۔ تاکہ خدا اسکو صحت دے۔ اور اپنے دین کو قوت بخشے۔ کہ دین ہی کے غم نے اس کی صحت کو شکستہ بنا رکھا ہے۔

دوسرا کام ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو سپرد کیا گیا ہے وہ تبلیغ دین ہے۔ اور یہ خدائی امانت ہمیں اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ودیعت ہوئی ہے۔ اور ہم سے توقع کی گئی ہے۔ کہ ہم اس امانت خداوندی کو ساری دنیا میں پہنچا دینگے۔ ہم نے اس امانت کے امین بنتے ہوئے عہد کیا ہے۔ کہ اس کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دینگے۔ اور یہ عہد کرتے وقت ہم نے ان تمام دقتوں کا بھی خیال کر لیا تھا۔ جو ہمیں اس راہ میں پیش آنے والی تھیں۔ اور ہم نے اقرار کیا تھا کہ ہم بحالت عسر و یسر ہی اس خدمت کو بجا لائینگے ہم خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم اس کے دین کی خدمت کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں مگر یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ ابھی تک نہ ہم اس راہ میں تعداد کثیر قتل کئے گئے۔ نہ ہم گھروں سے نکالے گئے نہ ہم پر ہماری عافیت تنگ کی گئی نہ ہم سے دنیا نے اتنی دشمنی کی۔ جتنی پہلی جماعتوں سے ہو چکی ہے نہ ہمارے راستوں میں کانٹے بچھائے گئے نہ گڑھے کھودے گئے۔ یہ سچ ہے کہ ان تمام باتوں کا کچھ نہ کچھ حصہ ہمیں ملا۔ لیکن نہ اس قدر جو ہمیں فتح و نصرت کے دروازے تک پہنچا دے۔ مگر سب سامان ہو رہے ہیں۔ اور دنیا اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے کہ ہمیں پیس ڈالے۔ اور ہمیں صفحہ ہستی سے مٹا دے۔ اور ہمیں نیست و نابود کر دے۔ اور ہمارے نام کو حرف غلط کی طرح محو کر دے۔ اور دنیا کے فرزند ہم سے نفرت و حقارت و دشمنی و عداوت میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں۔ ہمارے رشتہ دار ہمارے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ ہمارا راہبر ان کو بدترین عیب کی شکل میں دکھلا رہا ہے۔ پس یہ وہ ایام ہیں کہ ہم ہمہ تن اپنے مولا کی طرف جھک جائیں۔ اور اسکی دہلیز کو پکڑ لیں اور ہمارا سر نہ اٹھے۔ جب تک کہ اس کی نصرت ہمیں دنیا میں سربلند نہ کرے۔ ان ایام میں یہ خصوصاً دعائیں مانگنی چاہئیں کہ اے خدا ہم تیرے دین کی عزت کیلئے تجھ سے عزت و غلبہ چاہتے ہیں۔ اپنے نفس کے لئے نہیں۔ پس تو ہم پر رجوع برحمت ہو۔ دنیا اسوقت ضلالت کے انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ اور سعید ارواح ہماری طرف تک رہی ہیں۔ مگر سانپ اور سانپوں کے بچے ہماری ایڑی ڈسنے کی فکر میں ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اے خدا تو ان زہریلے سانپوں کی کچلیاں توڑ دے۔ اور اپنے بندوں کو اپنے نام پر فتح دے تاکہ ہم تیرا نام تجھے بھولی ہوئی تیری مخلوق کے کان میں ڈالدیں۔

اسوقت ہمارے سامنے مشکلات کے پہاڑ ہیں۔ جن کو ہم تفصیل سے افسوس ہے کہ بیان بھی نہیں کر سکتے۔ ان مشکلات کے پہاڑوں کو اپنے رستہ سے ہٹانے کے لئے ہمارے پاس بجز اس کے اور کوئی سامان نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ ہی سے دعا کریں۔ کہ وہ خود اپنے فضل و کرم سے ان پہاڑوں کو ہبا منثورا کر دے۔ اور ہمارے لئے میدان کو صاف کر دے۔

پھر ہمارا امام ہم میں سے بہت سے ایسے سرفروش چاہتا ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دنیا میں پھیل جائیں۔ وہ آپ ہی کمائیں۔ اور آپ ہی کھائیں ان کے سر پر کفن ہو اور بغل میں قرآن۔ دنیا کے ہر گوشہ میں جائیں۔ اور مسیح موعود کی آمد اور دین اسلام کی صداقت کے نعرے لگائیں۔ اور سعید روحوں کو سرچشمہ ہدایت کا پتہ دیں۔ ان کو سوائے اسلام کے نہ عزیز و اقارب کی نہ دوست دشمن کی نہ مال و دولت کی۔ نہ آرام و آسائش کی۔ گھر بار کی رنج و راحت کی فکر ہو دعا کرو کہ خدا ہم لوگوں کے دلوں میں ایسا ولولہ اور جوش ڈالے کہ ہم دنیا کی تمام قیدوں اور زنجیروں کو توڑ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی منشاء کے ماتحت اس میدان میں نکل کھڑے ہوں۔

پھر اسی دعا کی بھی ضرورت ہے۔ اور سخت ضرورت ہے کہ آجکل ہمارا سلسلہ بہت سی مالی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ ان مشکلات کو بھی خدا تعالیٰ ہی دور کر سکتا ہے۔ کیونکہ مالی مشکلات کا سوال بھی اس قسم کا حوصلہ شکن سوال ہے۔ کہ بہت سے مفید کام جو دین کے لئے کئے جانے چاہئیں۔ محض مالی پہلو کی نزاکت کے باعث معرض وجود میں نہیں آسکتے۔

علاوہ ازیں اسلام کے وہ فرزندان رشید جو اپنے اہل و عیال سے برسوں سے علیحدہ ہیں۔ اور ہزاروں میل کے فاصلہ پر غیر زمین میں غیر زبان اور غیر لوگوں اور غیر مذاہب کے لوگوں میں بیٹھے ہیں۔ اور دین کے لئے اپنی تمام قوتوں کو صرف کر رہے ہیں۔ اور آنے والوں کے لئے اپنی قربانیوں کا بہترین نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ ان کی صحت و عافیت ان کے کاموں میں برکت ہونے اور نیک نتائج برآمد ہونے کے لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ ان کے اہل و عیال کے لئے بھی دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ ان کا حامی و مددگار ہو۔ اور ان کی آپ تربیت کرے۔

غرض یہ موٹے موٹے چند مقاصد ہیں۔ جن کے لئے جمہور جماعت احمدیہ کو اس ماہ رمضان میں بالخصوص دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ رمضان ہمارے لئے اور دنیا کے لئے دینی لحاظ سے ترقیات کا موجب ہو۔ مخالفتوں کی آندھیاں ہٹ جائیں۔ اور دشمنیاں اور دشمن مٹ جائیں اور ان میں سے جو شقی ازلی نہیں۔ ان کو ہدایت نصیب ہو۔

پس اے برادران! میں کہاں تک لکھوں یہ رمضان آگیا۔ آپ اس کو رائگان نہ جانے دیں۔ دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ اپنے لئے اور سلسلہ حقہ اور اسلام کی فتح و ظفر کے لئے۔ کیونکہ اگر اسلام سربلند ہوگا تو ہمارے سر فخر سے آسمان تک پہنچ جائینگے۔ اور اگر اسلام کے لئے خدانخواستہ عزت نہیں۔ تو ہم جو اس کے نام لیوا ہیں۔ ہمارے لئے بھی کوئی عزت نہیں۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اسلام کو معزز کرے اور خدام اسلام کو سرخرو اور فائز المرام کرے۔

آمین

مسٹر گاندھی کیسے خدا کے قائل ہیں

مسٹر گاندھی کے متعلق لالہ لاجپت رائے کے سے شخص نے کہنے کو تو یہاں تک کہدیا کہ ان کو پرماتما کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ لیکن پرماتما یعنی خدا تعالیٰ کی جو قدر و منزلت مسٹر گاندھی کے نزدیک ہے وہ ان کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔

اخبار ایڈووکیٹ آف انڈیا میں مسٹر گاندھی کا ایک پیغام شایع ہوا ہے۔ جسمیں آپ لکھتے ہیں:-

"میری دلی خواہش صرف یہ ہے کہ ۳۱ - اپریل ۱۹۲۱ء کا یہ دن ہماری حالت غلامی میں آخری دن ہو لیکن یہ بات میرے اختیار میں نہیں۔ بلکہ یہ خدا کے بھی اختیار میں نہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ پرماتما بھی ہمیں سوراجیہ دیگا۔ جو سوراجیہ خود ضبطی یا اپنے آپ پر حکومت پر مشتمل ہو۔ واقعی اسے خدا بھی نہیں دے سکتا۔ یہ صرف تکالیف برداشت کرنے اور قربانی کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے"

(پرتاپ ۲۸ - اپریل ۱۹۲۱ء)

مذکورہ بالا الفاظ مختلف اخباروں میں "خدا بھی سوراجیہ نہیں دے سکتا" کے عنوان سے شایع ہوئے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ "مہاتما جی" پرماتما کو کس قوت و طاقت کا مالک سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ پر انہیں کس قسم کا ایمان اور یقین ہے۔

معلوم ہوتا ہے "مہاتما جی" خدا کے دینے کا یہ مطلب سمجھتے ہیں۔ کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے پر جو چیز حاصل ہو۔ وہ خدا دیتا ہے۔ اور جسے انسان کوشش اور سعی سے حاصل کرے۔ اس میں خدا کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

ممکن ہے جس مذہب کے مسٹر گاندھی پیرو ہیں اسکی یہی تعلیم ہو۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کو اتنا ہی درجہ دیا گیا ہو کہ انسان جو کچھ حاصل کرتا ہے۔ اپنی کوشش سے حاصل کرتا ہے اور خدا کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن اسلام کی یہ تعلیم نہیں ہے۔ اور نہ کوئی خدا پرست انسان ایک لمحہ کے لئے اسکو ماننے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ پر یقین اور ایمان رکھنے والا ہر شخص یہ بھی عقیدہ رکھتا ہے کہ اُسے جس قدر قوت اور طاقت حاصل ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اور اس کی ہر محنت اور کوشش کا نتیجہ خدا ہی مرتب کرتا ہے۔ اسلام نے اس حقیقت کو صرف دو لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں خدا تعالیٰ کی جو دو صفات (۱) رحمٰن اور (۲) رحیم بیان کی گئی ہیں۔ ان سے یہی بات بتانا مقصود ہے چنانچہ الرحمٰن کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ ہستی جس نے انسان کے ترقی کرنے اور فائدہ اُٹھانے کی چیزیں بغیر اس کی محنت اور کوشش کے پیدا کی ہیں۔ اور الرحیم کے یہ معنے ہیں کہ وہ ہستی جو انسانی کوشش اور محنت کے نتائج مرتب کرتی ہے۔ یعنی انسان جب صفت رحمانیت کے ماتحت حاصل شدہ طاقتوں اور چیزوں کو استعمال کرتا ہے تو خدا تعالےٰ صفت رحیمیت کے ماتحت ان کے نتائج پیدا کرتا ہے ؏

اسلام کی یہ تعلیم ایسی اکمل اور اعلیٰ ہے۔ کہ دنیا کا کوئی مذہب ایسی کیا اس کا ہزارواں حصہ بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کو اپنے مذہبی خیالات اور اعتقادات کی وجہ سے کہنا پڑا۔ کہ ممکن نہیں پرماتما ہمیں سوراجیہ دیگا۔ سوراجیہ صرف تکالیف کے برداشت کرنے اور قربانی کے ذریعہ حاصل ہو گا ؏

یہ ٹھیک ہے۔ کہ کسی چیز کے حاصل کرنے اور کسی مقصد کو پانے کے لئے تکالیف کے برداشت کرنے اور قربانی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن کوئی شخص جس کے دل میں خدا تعالےٰ کی کچھ بھی قدر ہو۔ اس قسم کے الفاظ مُنہ سے نکالنے کی جرأت نہیں کریگا کہ فلاں مقصد صرف تکالیف برداشت کرنے سے حاصل ہو گا۔ خدا کا اس سے کچھ تعلق اور واسطہ نہیں۔ کیونکہ وہ جانتا اور سمجھتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اسی وقت وہ تکالیف کو برداشت کر سکیگا۔ جب برداشت کرنے کی طاقت اور ہمت اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو گی۔ ورنہ نہیں۔ یہ وہ عقیدہ ہے۔ جو ہر ایک خدا پرست انسان کا ہونا چاہیئے اور ہے۔

مسٹر گاندھی نے جو کچھ لکھا ہے اس سے جہاں خدا کے متعلق ان کے اعتقاد کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ ان کا مذہب خدا کو کیسی ادنیٰ حالت میں پیش کرتا ہے۔ اگر ایسے ہی خدا کی طرف سے ان کو الہام ہوتا ہے۔ تو ضعف الطالب والمطلوب الہام کرنے والے اور الہام پانیوالے کی حقیقت معلوم۔

کیا مسٹر گاندھی کی رُوحانیت کا ڈنکا بجانیوالے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے ان کے مذکورہ بالا خیالات پر غور کرینگے +

عدم تعاون کے پیرو قیدی

وقتاً فوقتاً ان قیدیوں کے متعلق جنہیں گورنمنٹ فتنہ و فساد پھیلانے کے جرم میں باقاعدہ مقدمہ چلا کر قید کی سزائیں دے رہی ہے۔ اخبارات میں اس قسم کی التجائیں شایع ہوتی رہتی ہیں۔ کہ ان کے لئے جیل خانہ میں رہایش اور کھانے کا اور کپڑے کا خاص انتظام کیا جائے۔ اور ان کے آرام و آسایش کے تمام اسباب مُہیّا کئے جائیں۔ حال میں زمیندار نے اس غرض کے لئے اپنے دو پرچوں میں دراصل مسٹر ظفر علی کے لئے جو منٹگمری جیل میں ہیں اور ضمناً دوسروں کے لئے بہت کچھ لکھا ہے۔ اور مسٹر ظفر علی کو نازونعم میں پرورش یافتہ قرار دیکر درخواست کی ہے۔ کہ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دی جائے۔

اسی طرح مولوی عطاء اللہ کے معاملہ میں کہا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک وہ قیدی جس پر جیل میں بے جا سختی کی جاتی ہو۔ اس قابل ہے کہ حکام بالا کو اس کی تکلیف کے انسداد کی طرف توجہ دلائی جائے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو عدم تعاون کے پیرو بن کر سرکاری حکام سے بات تک کرنا پسند نہ کرتے ہوں۔ اور جو حکام کے کسی سوال کا جواب دینا گوارا نہ کرتے ہوں۔ اور جیل میں جانا اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہوں۔ ان کے متعلق ان کے ساتھیوں کی طرف سے گورنمنٹ کے سامنے اس قسم کی التجائیں کرنا کہاں تک اصول عدم تعاون کے مطابق ہے ؏

اخبار ذوالفقار لاہور ایسے لوگوں کے متعلق اس بات پر حیرت کا اظہار کرتا ہوا۔ کہ "کئی حضرات نے اب عدم تعاون کو بالائے طاق رکھ کر گورنمنٹ سے اپنی آسایش کے واسطے لجاجت کے ساتھ التجائیں کی ہیں" پوچھتا ہے۔ کہ کیا یہ لوگ جو بڑے ناز سے جیلخانہ میں جانے کیلئے بیتاب تھے۔ یہ سمجھتے تھے۔ کہ قیدیوں کو گرمیوں میں خمد کی ٹھنڈی پہاڑیوں پر بھیجا جائیگا۔ اور کسی قسم کی مشقت لینے کی بجائے ان کیلئے اسباب عیش وعشرت مہیا کر دیئے جائینگے۔ اگر نہیں۔ تو اب کیوں اس قسم کی التجائیں کی جاتی ہیں؟

مولوی عطاء اللہ اور حضرت موسیٰ کی ہتک

شیعہ اخبار "ذوالفقار" لاہور کا "خاص نامہ نگار" مولوی عطاء اللہ کی عدالت کا حکم سنتے وقت کی یہ حالت بیان کرتا ہوا۔ کہ "حکم سن کر عطاء اللہ کا رنگ زرد ہوگیا۔ اور کہا کہ تین سال قید اور تین ماہ ہ مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ تنہائی" لکھتا ہے۔ کہ "عطاء اللہ نے ۲۵ مارچ ۱۹۲۱ء کو بروز جمعہ مسجد خیر الدین مرحوم واقع امرتسر میں مسٹر گاندھی مشرک کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثل قرار دیا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر گاندھی کو یہ شخص بالقوہ نبی مانتا ہے" اس کے بعد سزا کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اپنی تقریر میں آخر تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مسٹر گاندھی سے اور انگریزی حکومت کو فرعون سے تشبیہ دیتا ہوا لوگوں کو اشتعال ریز اور شر انگیز الفاظ سے برانگیختہ کرتا رہا۔ خدا کو حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی یہ توہین منظور نہ تھی کہ ایک مشرک ہندو ان کا مقابلہ کیا جاتا اور مسلمانوں کو بد الیسن راستہ پر چلانے کی کوشش کی جاتی۔ اس واسطے مولوی عطاء اللہ صاحب اپنے کیے کی سزا کو پہنچ گئے" ۱۸/ اپریل ۱۹۲۱ء

مولوی عطاء اللہ نے جس بیباکی سے مسٹر گاندھی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دینے کی کوشش کی وہ فی الواقع ہر ایک سچے مسلمان کا دل دکھانے والی تھی۔ لیکن تعجب ہے کہ نہ صرف عوام نے بلکہ علماء نے بھی اس کو نہ محسوس نہ کیا۔ جس مسلمان کے نبیا ہر یکاں

خطبہ جمعہ

نماز کے اسرار

از مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۹۔ اپریل ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے اس وقت کسی اور مسئلہ کے بتانے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن خدا ہی اپنی حکمت جانتا ہے۔ کہ جب آج حضرت صاحب نے مجھے خطبہ پڑھانے کیلئے دوبارہ فرمایا۔ تو بغیر کسی میرے ارادے کے میرے دل میں گویا القا ہوا۔ کہ میں نماز کے اسرار کے متعلق کچھ بیان کروں۔ اس لئے میں آج نماز ہی کے متعلق چند موٹی موٹی باتیں بتانا چاہتا ہوں۔

نماز کے فوائد

اول میں نماز کے لئے اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ نماز بہت بڑی عبادت اور جامع عبادت ہے۔ اگر انسان اس کو ادا کرے۔ تو اس کے فوائد عظیم حاصل ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس کے دو فوائد کھلے کھلے بیان ہوئے ہیں۔ (۱) ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یہ عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ کہ "ان" وہاں لاتے ہیں۔ جہاں تاکید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ ایک زمانہ میں لوگ نماز تو پڑھیں گے۔ مگر ان پر نماز کے وہ اثرات جو اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ ظاہر نہیں ہونگے اسلئے اس آیت میں فرمایا۔ کہ نماز ضرور ضرور بدکاریوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روک دیتی ہے۔ لیکن بہت سے لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر ان پر وہ اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ وہ ویسے ہی بدیاں اور ناپسندیدہ باتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ طبیب دوا بتاتا ہے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو۔ تو پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ ممکن ہے عطار نے دوا ہی وہ نہ دی ہو۔ بلکہ غلطی سے دوسری دوا دے دی ہو۔ دوسری یہ بات کہ ممکن ہے طریق استعمال میں غلطی کی ہو۔ تیسرے ممکن ہے۔ کہ طبیب سے غلطی ہوگئی ہو کہ مرض کے مطابق دوا نہ دی ہو۔ بلکہ کوئی اور دوا تجویز کر دی ہو۔ لیکن خدا تعالےٰ کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے غلط طریق بتا دیا۔ نہ یہ کہ کہا کچھ اور دیا کچھ۔ ہاں یہ بات قابل تسلیم ہے۔ کہ خدا نے جو نسخہ بتایا۔ ہم اس کو اس طریق کے مطابق استعمال نہ کریں۔ کہ جس طرح وہ نسخہ مفید ہے۔

لوگ نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی نماز بے اثر ہوتی ہے

پس یہ وجہ ہے۔ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر لوگ۔ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر نماز ان کو بے تو نہ کرتی نہیں۔ میں نے بارہا پشاور کے ایک شیخ کا ذکر کیا ہے۔ کہ ایک دفعہ مدثر شاہ مجھ کو اس کے پاس لے گیا۔ اور اس کو کہا۔ کہ یہ سید ہیں۔ اور دور کے رہنے والے ہیں۔ ان کا مقدمہ ہے۔ اور سچا ہے۔ دوسرے گواہ لا نہیں سکتے۔ آپ گواہی دے دیں۔ وہ شیخ تسبیح پڑھ رہا تھا۔ اور لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کر رہا تھا۔ ذکر کرتے کرتے رک کر اس نے کہا کیا دوگے۔ مدثر شاہ نے کہا۔ دو روپیہ اس نے کہا نہیں چار روپیہ۔ اور ساتھ ہی ذکر بھی جاری رہا۔ ہم محض اسکی حالت کے امتحان کیلئے گئے تھے۔ واپس آگئے۔

تو یہ ہے ان لوگوں کی حالت جو ذاکر وشاغل اور نماز خواں ہیں۔ مگر ان کی نماز کا کوئی اثر نہیں۔ طبیب کی بتائی ہوئی دوائی میں غلطی ہو سکتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے تجویز کئے ہوئے نسخہ میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ نماز ضرور فواحش اور منکرات سے روکتی ہے۔ لیکن اگر پڑھی جائے۔

نماز کی ہر حرکت و عبارت پر حکمت ہے

اسلام روحانی فلسفہ ہے ڈھکوسلہ نہیں۔ اس کی ہر ایک عبارت جو نماز میں پڑھتے اور ہر ایک حرکت جو نماز میں کرتے ہیں۔ اس میں غور کریں۔ تو ایک خاص بات نظر آتی ہے۔ مثلاً جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو پہلے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اور پھر اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اس کی تہ میں یہ بات ہے۔ کہ مثلاً جب کوئی شاگرد استاد کے پاس جاتا ہے۔ یا کوئی شخص بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے۔ اس وقت اس پر ایک حالت رعب طاری ہو جاتی ہے۔ یا وہ مرہون احسان ہوتا ہے۔ تو اس وقت جذبات احسانمندی اٹھتیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب انسان خدا کے دربار

ہیں جاتا ہے۔ اسوقت اس کی حالت ہوتی ہے وہ خدا کی بزرگی اور بڑائی کو دیکھ کر تمام جہان سے الگ ہوتا ہے۔ اور اس کے احسانات کو دیکھ کر اللہ اکبر پکار اٹھتا ہے اور اسوقت زبان سے کہتا ہے۔ انی وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ کہ میں اپنی تمام تر توجہ کو اس ذات کی طرف پھیرتا ہوں۔ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا خالص اسی کے لئے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یہاں انسان کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ خدا کی عظمت کے آگے تمام جہان کی عظمت کو بھول جاتا ہے۔ اور سب جہان کے تعلقات سے دست بردار ہوتا ہے۔

پھر وہ دربار میں چلا جاتا ہے یا مومن کو معراج حاصل ہوتا ہے۔ اور نماز مومن کا معراج ہے۔ پھر وہ خدا کے حضور میں عرض معروض کرنے لگتا ہے۔ اور معراج انبیاء کا بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ ان کو دربار الٰہی میں خاص خاص معروضات پیش کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ سب سے پہلے وہ خدا کی ثنا و حمد شروع کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین سب تعریفیں اس ذات واحد کیلئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ پھر الرحمٰن الرحیم۔ وہ رب بے مانگے دینا اور مانگنے پر اچھے سے اچھے بدلے عنایت کرتا ہے۔ اور پھر وہ کہتا ہے۔ مالک یوم الدین کہ وہ رحیم ہی رحیم نہیں۔ بلکہ شرارتوں کے بدلے میں سزا و عقاب بھی دے سکتا ہے۔

یہاں تک تو اس کی تعریف اور حمد تھی۔ پہلے اسکی عظمت کا اقرار دنیا سے بے تعلقی تھی پھر اسکی تعریف ہوئی مگر صیغہ غائب میں۔ آگے پھر عرض شروع ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم خدا کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا کہ اسکو دیکھتے ہو۔ اور اگر یہ نہیں۔ تو کم از کم اس طرح کہ وہ تم کو دیکھتا ہے۔ اس کے مطابق گویا انسان خدا کے سامنے ہوتا ہے۔ اور وہ در رو عرض کرتا ہے کہ ایاک نعبد اے خدا ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ اسوقت وہ اپنی اور تمام جہان کی حالت کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے کو کمزور ترین اور بے اختیار ہیں سے سمجھتا ہے۔ پھر خدا کی عبادت کا اقرار کرتا اور اس سے استعانت چاہتا ہے۔

پھر اس مقام سے آگے قدم رکھتا ہے اور مانگنا شروع کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ اے خدا ہمیں ہمارے تمام اعلیٰ مقاصد میں کامیاب کر اور تمام بھلائیوں سے حصہ وافر دے۔ وہ بھلائیاں جو تو نے پہلے کسی اپنے پاک گروہ کو دی ہیں۔

اگر ہم آگے رکوع اور سجدے اور التحیات اور سلام تک کی حالت اور عبارت پر غور کریں تو یہی حالت نظر آتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے۔

جو شخص اس طرح کی نماز پڑھے وہ کبھی بدی اور ناپسندیدہ باتوں میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پھر وہ ایک مُردہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور شیطان کے قبضہ سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور خدا سے نئی زندگی پاتا ہے۔ جو شیطان کے تصرف سے باہر ہوتی ہے اور یہی حالت اس کے معراج کی ہوتی ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا معراج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو بلاتا ہے۔ اور ان کی معروضات کو سنتا اور ان کو قبول فرماتا ہے اسیطرح مومن کا معراج نماز ہے اور اسمیں جو معروضات انسان کرتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ سنتا اور قبول فرماتا ہے ؎

حدیث قدسی

حدیث قدسی میں آتا ہے کہ بندہ جب الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کہتا ہے۔ تو اسوقت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "حمدنی عبدی" میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب بندہ کہتا ہے ایاک نعبد اسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھذا بینی و بین عبدی پھر یہ حالت ہوتی ہے۔ جیسا کہ بعض بادشاہ خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں۔ مانگو جو چاہتے ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ جب انسان کہتا ہے۔ ایاک نستعین اسوقت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولعبدی ما سئل میرے بندے کے لئے ہے جو وہ مانگتا ہے۔ ایسی نماز ہے۔ جس کے لئے کہا گیا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔

نماز میں ذکر الٰہی

دوسری بات نماز میں یہ ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولذکر اللہ اکبر۔ سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ اس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد آ جاتی ہے۔

دعا

اللہ تعالےٰ ہمیں ایسی نماز پڑھنے کی توفیق دے جو اس کے نبیوں اور پیاروں نے پڑھی۔ اور اس سے وہ مقصد حاصل ہو۔ جو نماز سے اصل مقصد ہے۔ ہماری نماز محض ٹکریں نہ ہوں۔ بلکہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصل کے مطابق ہر قسم کی بدی اور ناپسندیدہ بات سے روکنے والی ہو۔ اور خدا کی یاد ہمیں اس سے حاصل ہو۔ آمین ؎

(بقیہ)

مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے متعلق کچھ

موضع کوٹ کوڑا کے مباحثہ میں مولوی ابراہیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر جلد سے جلد بحث کرنے پر زور دیتے ہوئے یہ بات کہی کہ چلو ہم عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننے کے مسئلہ میں جھوٹے ہی اسپر جب اس سے یہ کچھ دینے کو کہا گیا تو ٹال گیا۔ گویا اس طرح سے اس نے ایک جھوٹ تو ضرور ہی بولا ؎

(۲) ایک اور بات جو اس کے منہ سے جوش میں نکل گئی وہ یہ تھی۔ کہ حضرت رسول کریمؐ کا رفع الی اللہ نہیں ہوا استغفر اللہ ثم استغفر اللہ اسپر سب کے سب حیران رہ گئے۔ حافظ جمال احمد صاحب نے کہا قسم کھا کر کہو تو اس نے کہدیا کہ ایمان سے کہتا ہوں یہ ہماری مزید حیرانی کا سبب ہوا اور اسی حیرانی میں جب حافظ صاحب ایک لمحہ کیلئے خاموش ہو گئے تو بیہودوں کا یہ گروہ ہنس پڑا۔ جب حافظ صاحب نے کہا کہ کیا رسول کریم کی وہ دعا یعنی ورفعنی جو ہر روز مانگتے تھے پوری نہیں ہوئی تو اسپر وہ سخت گھبرایا اور ناچار اسکو ماننا پڑا کہ ہاں قبول ہوئی۔

(۳) بیہودے بیہودہ کیطرح جب کئی بار لوگوں نے تالیاں بجائیں اور اسپر مولوی ابراہیم کو متوجہ کیا گیا تو اس نے اپنے بلانے والوں کو ان کے منہ پر "جاہل لوگ" کہا۔

(۴) مولی صاحب نے انجمن اسلامیہ سیالکوٹ کے سن ۱۹۲۵ء کے جلسہ

جہلم میں غیر مبایعین کا جلسہ

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۱ء میں بعنوان "جہلم میں ایک اجتماع عظیم اور حضرت مولانا صدر الدین صاحب کا لیکچر" بابو عبد الحق صاحب سکرٹری انجمن اشاعت اسلام کا ایک مراسلت چھپی ہے۔ اس سے ہم کو کچھ غرض نہیں کہ آیا وہ اجتماع عظیم اور اژدہام کثیر تھا یا کہ معمولی مجمع۔ اور حاضرین پر وجد کا عالم طاری تھا یا کہ لیکچر کے اختتام پر بہت سے غیر احمدیوں کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ مولوی صاحب کا یہ بیان کہ مرزا صاحب کا دعوی نبوت نہ تھا۔ بالکل غلط ہے۔ مرزا صاحب کا دعوی نبوت تھا۔ لاہوری پارٹی بھی مانتی رہی ہے۔ مگر غیر احمدیوں سے چندے وصول کرنے کی خاطر کہہ دیتے ہیں کہ دعوی نبوت نہ تھا بابو عبد الحق صاحب نے جن کی عمر ماشاء اللہ ۶۰ سال کے لگ بھگ ہے۔ اور سنت نبوی اور شعائر اسلام کی یہ عزت کہ ہر روز کارخانہ کریب کا تیز دھار استرہ ان کا چہرہ صاف کرتا ہے۔ تاکہ ٹھوڑی پر ایک بال بھی نہ ہو جیسا کہ کرکٹ گراؤنڈ کو گھاس۔ اس نے چونکہ خواہ مخواہ ہمارا ذکر کیا ہے۔ اسلئے مجھے بھی لکھنا پڑا ہے۔

مسئلہ ختم نبوت پر مولوی صدر الدین صاحب کا لیکچر بابو عبد الحق مذکور نے محض اسلئے رکھا کہ احمدیوں کے خلاف غیر احمدیوں کو بھڑکایا اور اشتعال دلایا جائے۔ اور اسبات کا اسے اس قدر شوق تھا کہ مولوی صدر دین سے بھی اس نے دریافت نہ کیا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اٹھتے ہی کہا جو ختم نبوت کا مضمون میرے لئے رکھا گیا ہے۔ اگر مجھ سے دریافت کیا جاتا۔ تو میں ہرگز اس پر لیکچر نہ دیتا۔ اب چونکہ مضمون رکھا جاچکا ہے۔ اور مشتہر بھی ہو چکا ہے اسواسطے میں اسکو نباہوں گا۔

اس مضمون کے متعلق مولوی صاحب نے اپنے لیکچر میں جو حقائق بیان کئے۔ ان پر ذیل میں روشنی ڈالی جاتی ہے:۔

مولوی صاحب نے کہا۔ رسول کریم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اس کے ثبوت میں آیۃ خاتم النبیین پیش کی۔ لیکن اس آیت سے نفی نبوت کا استدلال غلط تھا۔ کیونکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت سے یہ مطلب نہیں سمجھتے تھے کہ میں نبیوں کو ختم کرنے آیا ہوں۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آیۃ خاتم النبیین کے نزول کے قریب پانچ برس بعد حضور کے ہاں ایک صاحبزادہ پیدا ہوا۔ جس کا نام حضور نے ابراہیم رکھا۔ جو پیدائش سے کچھ عرصہ بعد بقضاء الٰہی فوت ہو گیا۔ رسول کریمؐ نے اس کا جنازہ پڑھتے وقت فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیاً یعنے اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ اب اگر آیت خاتم النبیین کا یہ مطلب تھا۔ کہ آپ نبیوں کو بند کرنیوالے ہیں۔ تو کیا وجہ کہ آپ باوجود آیت کی موجودگی کے فرماتے ہیں۔ کہ اگر یہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ پس رسول کریم کا یہ فرمانا کہ اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا نص صریح ہے۔ اسبات پر کہ رسول کریمؐ کے نزدیک آیۃ خاتم النبیین کسی نبی کے آنے کی مانع نہیں۔

دوسری بات مولوی صاحب نے یہ کہی کہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ رسول کریمؐ کے بعد کسی نبی کی آمد میں روک ہے۔ کیونکہ دین کامل ہو گیا۔ لیکن مولوی صاحب کا یہ استدلال بھی غلط تھا۔ کیونکہ اس میں نبی کا تو ذکر ہی نہیں۔ بلکہ اس میں تو صرف اسلام کے کامل ہونے کا ذکر ہے۔ اگر قرآن مجید نے یہ بتایا ہوتا کہ نبی اسلئے آتے ہیں۔ کہ نیا دین لادیں۔ تب تو بے شک اس آیتہ سے استدلال ہو سکتا تھا کہ چونکہ نبی آتے ہی اسلئے ہیں کہ نیا دین لادیں۔ اور آیۃ اکملت لکم دینکم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب نئے دین کے آنے کی گنجائش نہیں رہی۔ اسلئے معلوم ہوا کہ اب کوئی نبی بھی نہیں آسکتا۔ لیکن قرآن سے یہ ثابت نہیں کہ نبی کی غرض دین جدید کا لانا ہے۔ اور جب قرآن کے نزدیک نئے دین کا لانا نبی کی بعثت کے لئے ضروری نہیں تو اسلامی دین کا کامل ہونا کسی نبی کی آمد کے امکان کو باطل نہیں کرتا۔

تیسری بات مولوی صاحب نے یہ پیش کی کہ لا نبی بعدی یعنے ہمارا رسول کریمؐ فرماتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مگر مولوی صاحب کا اس حدیث کو نفی نبوت میں پیش کرنا بھی غلط تھا۔ کیونکہ ساری حدیث کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریمؐ جب جنگ تبوک میں تشریف لیگئے تو حضرت علیؓ کو مدینہ کا حاکم مقرر کر گئے۔ حضرت علیؓ نے کہا کیا حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ چلے ہیں۔ اس پر رسول کریمؐ نے فرمایا کہ میرا تجھے اس جگہ چھوڑنا اسی طرح ہے جس طرح موسیٰ کا ہارون کو۔ ہاں ہارون موسیٰ کے بعد ان کی غیر حاضری میں نبی تھا۔ مگر میری غیر حاضری میں نبوت نہ ہوگی۔ اسواسطے ثابت ہوا کہ یہاں پر بعدی سے مراد وفات کے بعد نہیں بلکہ بعدی سے مراد غیر حاضری ہے۔

مولوی صاحب نے یہ تین دلائل ختم نبوت پر دئے تھے جن کی بابت لکھا جاتا ہے کہ مولانا نے ایسے عالی شان معارف اور نکات بیان فرمائے۔ کہ سامعین سکتے کی حالت میں تھے۔ مولانا کے لیکچر کا بہت سا حصہ ترکوں کی تعریف وغیرہ میں خرچ ہوا تھا۔ جس کے اس جگہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم کو صرف مسئلہ ختم نبوت سے غرض ہے۔ جس کے متعلق اشتہار دیا گیا تھا۔

کیا بابو عبد الحق صاحب بتلائینگے۔ کہ اگر مولوی صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر ایسی روشنی ڈالی تھی کہ ہر مخالف اور موافق کے منہ سے بے اختیار مرحبا اور جزاک اللہ نکلتا تھا۔ تو پھر آپ کو کس بات کا ڈر تھا کہ میرزا محسن بیگ صاحب احمدی نے بار بار تکرار اور اصرار پر احمدیوں کو وقت دینے سے انکار کیا۔ انہوں نے تو بہت دفعہ کہا تھا کہ ختم نبوت بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اگر فریقین یکے بعد دیگرے اس پر روشنی ڈالیں گے۔ تو اس سے سامعین کو فائدہ ہوگا۔ اور وہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکینگے۔ مگر آپ انکار پر ہی اڑے رہے۔ اور ہمارے دلائل سننے کی تاب نہ لاسکے۔

خاکسار شاہ عالم احمدی از جہلم

عفو گناہ کے متعلق مسیح موعودؑ کا ارشاد

"تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

الفضل کی ماہوار رپورٹ

ماہ اپریل میں ۴۲ خریدار الفضل کے نئے بنے اور تخمیناً تیس بوجہ واپسی بند ہوئے۔ احباب جو اپنے نام الفضل جاری کرا چکے ہیں۔ وہ باوجود الفضل کی قدر کرنے کے محض سستی یا بے اعتنائی سے وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور اخبار بند ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح پر اخبار کے خریدار اس تعداد سے کم ہو رہے ہیں۔ جو برداشت اخراجات ماہواری کے لئے کم از کم ہونی چاہیئے تاہم میں ان احباب کا مشکور ہوں۔ جو الفضل کی خریداری بڑھانے کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ ان کے نام نامی یہ ہیں:-

(۱) چودھری نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹ ایک خریدار
(۲) جناب سراج الدین صاحب ڈیرہ دون ۱ خریدار (۳) مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد ضلع گوجرانوالہ ۱ خریدار (۴) سید عبدالوحید صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ امرتسر ۱ خریدار -
(۵) مولانا شیر علی صاحب قادیان ۱ خریدار (۶) حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری مبلغ ۲ خریدار (۷) مسٹر فضل کریم صاحب علی گڈھ ۱ خریدار (۸) جناب سخاوت علی صاحب شاہجہانپور ۱ خریدار
(۹) منشی عبدالخالق صاحب گرداور قانونگوئی اکونہ ۱ خریدار
(۱۰) منشی محمد اکبر خان صاحب ڈیرہ غازی خان ۱۔ خریدار
(۱۱) خان بہادر عبدالحق خان صاحب بیلی بھیت - ۱۔ خریدار

غریب فنڈ

۲۸ - اپریل ۱۹۲۱ء کے الفضل میں جو حساب شائع ہوا تھا اس کی میزان ۹ ۲۸۴ روپیہ ہے اس کے بعد یہ رقوم وصول ہوئیں۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ۷ میاں عزیز محمد صاحب ڈیرہ غازیخان عہ میاں ثناء اللہ صاحب الکھنور منشی محمد ابراہیم صاحب کلرک تعلیم و تربیت عہ میاں عبدالعزیز صاحب جٹوارہ - کل میزان ۲۹ لعہ

تقریباً تمام روپیہ غیر مستطیع اصحاب کے نام الفضل جاری کرنے میں خرچ کر دیا ہے۔ جن کے نام نامی رجسٹر غریب فنڈ میں درج ہیں اب احباب کو توجہ فرمانی چاہیئے۔ خوشی کی تقاریب ولادت و ...

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل کا ایڈیٹر

اعجازی پریس

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے اسمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں ہیں۔ گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے کسی قسم کی چپکاہٹ نہیں ہے بڑی آسانی سے ایک نو عمر بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایک کاپی لگا کر پچاس ساٹھ کاغذ بہت شستہ اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھاپنا چاہیں یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ مدارس ایں پرچے چھاپنے والوں اور تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کو بھی چاہیئے کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ اور ہفتہ وار جب چاہیں۔ مضمون لکھ کر چھپا کر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہو گا مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے۔ کارڈ سائز ہے رجسٹر سائز صر - نوٹ پیپر سائز معہ - فلسکیپ لعہ - سیاہی فی شیشی ۸/

محمد عامل مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

عجائبات کا ظہور

عجیب چاول نمبر ۱ معمولی چاول پر سورہ قل ہو اللہ پارے حروف میں ایسی خوبصورتی سے لکھی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے قیمت ۴/ فی چاول نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۱۲/
عجیب چاول نمبر ۲ - اسپر صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا ہے قیمت ۴/ فی چاول - اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۸/
عجیب انگوٹھی - فن فوٹو گرافی کا بہترین نمونہ - اس میں ایک بہت ہی ذرا سا شیشہ لگا ہوا ہے جس کو ایک آنکھ بند کر کے دیکھیں تو مکہ شریف اور مدینہ منورہ دونوں کے فوٹو نہایت صاف طور پر بڑے بڑے نظر آتے ہیں قیمت ۸/ فی انگوٹھی
مرغیوں سے زیادہ انڈے دینے کی ایک نہایت ہی آسان ترکیب صرف ۴/ کے ٹکٹ بھیجکر ہم سے دریافت کر لیں۔
نوٹ:- کوئی چیز اشتہار کے مطابق نہ ہو تو واپس کر دیں محصول بذمہ خریدار
پتہ:- شیخ محمد اسمٰعیل احمدی - پانی پت

انجنیرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو اپریل ۱۹۱۹ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جسمیں اسی سال اسی طلباء داخل ہو گئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ۱۲۵ ہو گئی اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھولدی گئی ہے جسمیں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھولدی گئی ہے جس کے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آ رہی ہیں۔ اکثر انجنیر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے۔ اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں۔ ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سروینگ اور ڈرافٹنگ وغیرہ کا کام موجود ہے انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ کے افیسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے اسکول کے مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتھر:- سید احمد حسن منیجر ولالہ سکھ دیال انجنیر پرنسپل
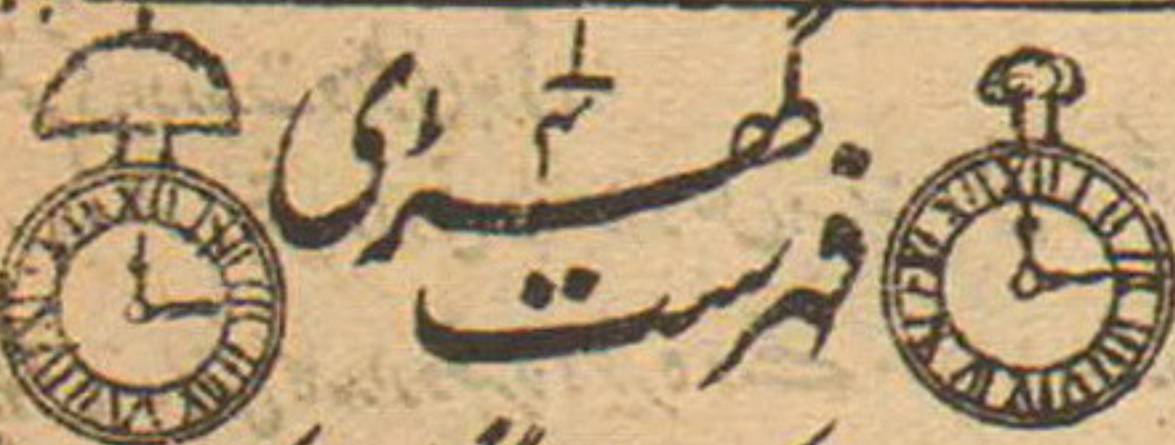
فہرست گھڑی

رمضان المبارک میں عموماً گھڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن دوستوں کو گھڑی منگانا ہو صرف ایک کارڈ لکھ کر ہم سے فہرست طلب کریں۔ اس کے مطابق جو گھڑی چاہیں ہم سے منگوالیں۔ اگر بہت جلدی ہو۔ تو قیمت کی تعیین فرما دیں۔ انشاء اللہ عمدہ گھڑی احتیاط کے ساتھ بھیجدی جائیگی:

المشتہر:- ایچ سخاوت علی احمدی واچ سیلر صدر بازار شاہجہانپور

ضرورت

تین نارمل پاس شدہ کی ہائی سکول میں ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر کے نام معہ نقول سندات آنی چاہئیں۔

افسر ہائی سکول قادیان

تحفہ ہائے "خوشخبری" کشمیر

[illegible] عجائبات مال منگوانے کا آسان طریقہ

جملہ تاجران و حکیم و عطار صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہر قسم کی اشیاء کشمیر ہم سے طلب کر کے فائدہ اٹھائیں

(۱) چند ادویات و جڑی بوٹیوں کی فہرست:۔ بہیدانہ۔ اسطوخودوس۔ گل بنفشہ۔ جدوار۔ ممیرا۔ تنبر دلی خطائی زعفران اصلی۔ موبیائی مست سلاجیت اصلی۔ کستوری اصلی۔ زیرسیاہ۔ بانسنگ۔ چوب چینی۔ چائے خطائی۔ گاؤ زبان۔ افتنتین۔ گل نیلوفر۔ افتیمون۔ بید خشک۔ بید سفید۔ خرفہ۔ بابونہ۔ عنب الثعلب۔ بادرنجبویہ۔ زرشک۔ اجوائن۔ گل لالہ سوسن۔ ابریشم۔ خطمی۔ خبازی۔ عناب۔ تخم کواپچ۔ دیودار۔ پودینہ پہاڑی۔ جان آدم۔ زردالو۔ رسونت۔ بیربیس۔ رائی۔ تخم کاہو۔ تخم کاسنی۔ خیارین۔ تخم ریحان۔ پیاز کشمیری۔ چربی سیہ۔ چربی ریچھ۔ جوگی مری۔ مٹھا تیلیاں۔ رسکپور۔ عشبہ۔ شہد خالص۔ سنگ باڑہ۔ گچھیاں۔ اخروٹ۔ بادام۔ گری خوبانی۔ وغیرہ ہر قسم کی ادویات و جڑی بوٹی۔

(۲) ہر قسم ریشمی۔ اونی و پشمینہ کا مال:۔ میز پوش و پلنگ پوش۔ ریشمی کامدار وغیرہ وغیرہ دھسے۔ فرد مردانہ و زنانہ کامدار و سادہ۔ نمدے کامدار و سادہ۔ لوئیاں۔ پٹو۔ چار خانہ۔ دھاریدار وغیرہ۔ ہر قسم کا اونی مال کشمیری۔

(۳) سوٹ کیس چرمی۔ بیگ چرمی اعلےٰ قسم۔

(۴) جانوروں کے چمڑے مثلاً چمڑا لومڑی۔ چمڑا شیر۔ چیتا لداخی۔ چمڑا ریچھ وغیرہ۔

(۵) اخروٹ کی لکڑی بردستکاری کے منقش سامان:۔ ڈبے میز شمعدان۔ چمچے۔ قلمدان۔ رحل وغیرہ۔

(۶) پیپر ماشی یعنی کشمیر کا سامان اعلیٰ قسم۔ مثلاً ڈبے فوٹو فریم۔ شمعدان۔ قلمدان۔ جیومیٹری بکس۔ رحل وغیرہ۔

نوٹ: آرڈر کے ہمراہ کچھ رقم بھیجنی ضروری ہے۔

محمد اسمٰعیل احمدی "احمدیہ سپلائنگ ایجنسی"
سرینگر۔ کشمیر

روغن مسیحائی

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی انوار حسین خانصاحب احمدی رئیس شاہ آباد کا ہے۔ جنہوں نے بیس سال تجربہ کیا ہے۔ جو مرض سل میں غایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے۔ علاوہ اس کے کھانسی اور نزلہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسوقت تک جس کے صدہا شاہد موجود ہیں اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا مفید خلائق ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ ۵ ماشہ عہ ۳ ماشہ عہ

المشتہر۔ سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

تشقیق زدجام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے معجز نما خواص و فوائد میں بے شک ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے عورت کیلئے بھی بے حد مفید ہے۔ ڈبیانہ اور زنکس والوں کا سبقت لیگیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے جو اصحاب خود بنانا چاہیں لم رکے ٹکٹ روانہ فرماویں اس کا نام ہم نے دربے بہا رکھا ہے۔ قیمت گولیاں فی درجن ۲ روپے۔

المشتہر۔ خاکسار سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں اکل پتہ سے قواعد تجارت طلب فرماویں۔ ڈاکٹر سید حسین خانصاحب احمدی ناظر محلہ خیر نگر میرٹھ۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا مال میز کرسی مسہری وغیرہ ساخت بریلی قادیان میں موجود رہیگا جو اصحاب فرمائش کریں روانہ ہوگا۔ تاجروں کے واسطے براہ راست باکفایت روانہ کیا جاویگا۔ احمدی تاجروں کی نام بلٹی وی پی روانہ ہوگی۔ باقی اصحاب سے پیشگی روپیہ آنے پر۔ اس کی شاخیں۔ بالفعل قادیان۔ پشاور۔ بریلی۔ منصوری قائم ہوئی ہیں۔ ہیڈ کوارٹر میرٹھ رہیگا۔

المشتہر۔ خاکسار سید عزیز الرحمٰن قادیان دارالامان

صرف دو ورق پر تمام قرآن مجید

قرآن شریف تو آپ نے بہت سے اور ہزاروں کے دیکھے ہونگے مگر جو جلد ہمارے قرآن مجید میں ہے وہ آپ نے شاید ہی کہیں دیکھی یا سنی ہو۔ یہ پورا قرآن مجید صرف دو ورقوں پر نہایت صنعت کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ بغیر خوردبین کے باوجود باریک لکھا ہونیکے صاف طور پر ننگی آنکھ سے بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ یہ کمال نہیں تو اور کیا ہے۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ شیخ انوار الدین پانی پت

تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت

ہم کو ایک کروڈ آئیل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی ڈرائیور صاحب جو کروڈ آئیل انجن سے خوب واقف ہوں۔ اپنے مشاہرہ سے یا دیگر شرائط سے اطلاع بخشیں۔

مینیجر سٹور احمدیہ قادیان پنجاب

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس آہنی ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفائی تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری
بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ

اندرون شہر قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۲۰ مرلے (یعنی پانچصد مربع گز) قابل فروخت ہے جو صاحب خریدنا چاہیں احقر سے طے کر لیں۔

خاکسار سید عزیز الرحمٰن مالک عزیز ہوٹل قادیان دارالامان

ہندوستان کی خبریں

ہڑتال کی جبریہ کوشش

ڈپٹی مجسٹریٹ پالاموں نے زیر دفعہ ۱۰۷ اجیدانگر پٹنہ کے تین اشخاص کو تنبیہ کی ہے۔ انہوں نے بعض دوکانداروں کو جو پبلک کی ضروریات فروخت کر رہے تھے فروخت کرنے سے باز رکھا تھا۔ اسی قسم کا ایک نوٹس نہاں پور میں جاری کیا گیا ہے۔ وہاں کچھ خریداروں کی مزاحمت کی گئی تھی۔

شکریہ انگلینڈ اور جذبات صبر کی ضبطی

گورنمنٹ ممالک متوسط نے مخفی ملک معظم تمام نقول رسائل شکریہ انگلینڈ اور جذبات صبر مصنفہ سید ابو صبیح بخاری ولد سید احمد حسین شاہجہان پوری مطبوعہ شانتی پریس میرٹھ ضبط شدہ قرار دی ہیں۔

غیر سرکاری تحقیقاتی کمیٹی

ناگپور ۲۸ اپریل۔ ۲۸ ر مارچ کو ناگپور میں مجمع پر جو گولی چلائی گئی تھی۔ اس کے متعلق تحقیقات کرنے کیلئے ایک غیر سرکاری کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ اس کے صدر مسٹر جوزف بپٹسٹہ ہیں۔

سوامی ستیانند پر مقدمہ

الہ آباد ۲۹ اپریل اٹاوہ سے خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ سوامی ستیانند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں بغاوت کے الزام پر پیش کئے گئے۔ استغاثہ کی طرف سے گواہی دی گئی۔ کہ سوامی نے ۲۰ اپریل کو ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ "جارج پنجم بادشاہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک ڈاکو ہے" ملزم نے اس سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میں انگریزی راج کا مخالف نہیں ہوں۔ یکم مئی کو فیصلہ سنا دیا گیا۔ ۱۸ ماہ قید بامشقت سزا ملی۔

جموں سے اخبار نکالنے کی اجازت نہیں دیگئی

جموں کے ایک نوجوان گوجرانوالہ جموں سے ایک اخبار نکالنا چاہتے تھے۔ اور انہوں نے حصول اجازت کیلئے مہاراجہ صاحب کیخدمت میں درخواست پیش کی تھی۔ کہ مہاراجہ صاحب نے نوجوان کی یہ درخواست منظور نہیں کی۔ اور جواب دیا ہے۔ "دربار جموں سے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کئے جانے کی درخواست کو منظور کرنا مناسب خیال نہیں کرتا"

امرتسر میں سوامی شنکر اچاریہ کو مذہبی لیکچر کی ممانعت

شاردا پیٹھ کے جگت گورو شری سوامی شنکر آچاریہ گذشتہ سوموار کو گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے مدعو کرنے پر ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان چند اختلافات کو دور کرنے کی غرض سے امرتسر تشریف لے گئے۔ اسی روز شام کے وقت آپکا "دھرم" کے مضمون پر ایک لیکچر ہونا تھا۔ جس سے پہلے ایک جلوس بھی نکالنے کی تجویز تھی۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر نے سیکرٹری و ممبران سوراجیہ آشرم کے نام ایک حکم صادر کیا۔ کہ جلوس کی ممانعت کی جاتی ہے۔ اور ایک اور حکم سوامی شنکر آچاریہ۔ ڈاکٹر کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال اور لالہ گردہاری لال کے نام جاری کیا گیا جس میں جلسہ کی بھی ممانعت کی گئی۔ مگر جلوس بھی ایک حد تک نکلا اور لیکچر بھی ہوئے۔

تنسیخ قانون رولٹ کی توقع

بنگال کے ایک ہمعصر کو معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ برٹش وزارت نے قانون رولٹ اور مطابع کی منسوخی کا حکم دیدیا ہے۔

راولپنڈی کانفرنس

راولپنڈی پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس ۳۰ اپریل کو زیر صدارت حکیم محمد اجمل خاں صاحب شروع ہوا۔ حکیم صاحب کے خطبہ کا مفاد یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے درد کا درمان سوراج ہے۔ ذرائع کامیابی میں اگر لوگوں کو اختلاف ہوگا او ہے۔ لیکن یہ وہ مطالبہ ہے جس کی معقولیت کو خود شہنشاہ معظم بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ ملک کی موجودہ حالت کو گورنمنٹ اگر اسی نظر سے دیکھے تو اس میں اس کا بے حد فائدہ ہے۔

مولوی ظفر الملک سے زبردستی جرمانہ کی وصولی

لکھنؤ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی ظفر الملک علوی اڈیٹر "الناظر" کے کی اہلیہ سے جرمانہ وصول کیا گیا۔

مولوی سید سلیمان کی زبان بندی

اعظم گڈھ کی خبر ہے۔ کہ زیر دفعہ ۱۴۴ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو ماہ کیلئے مولوی سید سلیمان ندوی کی زبان بند کر دی ہے۔

پنڈت ارجن لال سیٹھی پھر گرفتار ہو گئے

اجمیر ۲۷ اپریل۔ پنڈت ارجن لال سیٹھی زیر دفعات ۱۲۴ و ۱۵۳ تعزیرات ہند گرفتار کیا گیا۔ پولیس کے آدمی سیٹھی جی کو ہتھکڑی لگا کر سٹیشن پر لے گئے۔

زبردست ڈاکہ

موضع کوٹ موہن ضلع جھنگ ۲۵ و ۲۶ اپریل کی درمیانی رات کو پچاس مسلح ڈاکو قصبہ میں داخل ہوئے۔ باوجود بہت شور و غل مچنے کے ڈاکو چار ہزار روپیہ نقد۔ دو ہزار کا زیور اور ایک عورت ساتھ لیگئے۔ دو عورتیں اور ایک آدمی زخمی کر گئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

تلک ودیالہ الہ آباد کے ۶ طلباء کو سزائے قید

الہ آباد ۲۹ اپریل۔ تلک ودیالہ۔ الہ آباد کے ۶ طلباء پرتاب گڑھ میں پنڈت موتی لال نہرو کا ایک دستی اعلان تقسیم کرنے کے لئے گئے۔ اس اعلان کا عنوان "کسانوں کے نام پیغام" تھا۔ ان سے ضمانت طلب کی گئی۔ انہوں نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان کو چھ ماہ قید کی سزا دے دی۔

فوجی پولیس کی آمد پلیڈروں اور دوکانداروں کی گرفتاریاں

پٹنہ ۲۹ اپریل اخبار ایکسپریس اس بیان کا ذمہ وار ہے کہ گری دیہہ میں ایک والنٹیر عدم تعاون اور سب انسپکٹر پولیس کی ایک خادمہ کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا۔ والنٹیر مذکور کو مجرمانہ حملہ کے الزام میں عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ ایک ہجوم مسٹر گاندھی کے جے کے نعرے لگاتا ہوا احاطہ عدالت میں جمع ہو گیا۔ [illegible] سب انسپکٹر پولیس اور [illegible] حملہ کیا۔ اور ان کو زخمی کر دیا۔ انہوں نے [illegible]

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

سرکاری نقصان جان لنڈن ۲۹ اپریل سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ آئرلینڈ میں ۱۰ اپریل سے ۲۳ اپریل تک سرکاری جمعیتوں کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اسمیں پولیس کے ۱۸ اور فوج کے ۵ سپاہی ہلاک ہوئے۔ نیز پولیس کے ۳۰ اور فوج کے ۱۱ اشخاص مجروح ہوئے۔ بمقابلہ ان کے ۲۷ شہری جنہیں باغی بھی شامل تھے ہلاک اور ۳۲ مجروح اور ۹ اسیر ہوئے۔

جنوری سے اب تک سن فینروں نے ۱۰ عورتیں ہلاک اور ۵ زخمی کی ہیں۔ اور تین کو گولی سے مارے گئے ہیں۔ مال نقصان کا ...... میں وہ نقصانات شامل نہیں۔ جو بازاروں میں موٹر لاریوں اور ریل گاڑیوں پر حملوں سے عمل میں آئے۔

سرکاری انتقام لنڈن ۲۸ اپریل۔ لسٹوول میں ۱۲ دکانیں انتقام کے طور پر گرا دی گئی ہیں۔ جس سے سر آرتھر وکارز کے قتل کا بدلہ لینا مقصود ہے ۔

متفرق خبریں

معاملات مصر لنڈن ۲۷ اپریل۔ قاہرہ کی سیاسی حالت میں سخت مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ کیونکہ زاغلول پاشا نے وزارت کو تنبیہ کیا ہے۔ کہ وہ مارشل لاء کو موقوف کرے۔ اخبارات پر سے سنسر ہٹائے اور لنڈن میں جو وفد صلح جانیوالا ہے۔ اس کی سالاری انہیں دی جائے۔ زاغلول پاشا نے کہا کہ وہ وزیر اعظم کی تائید صرف اسی صورت میں کر سکتے ہیں۔ جبکہ ان کے مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ ممکن ہے کہ وزارت مستعفی ہو جائے۔ اور اس صورت میں پھر برطانیہ سے گفت و شنید کرنا پڑے گی ۔

سرحد کے حملہ میں بالشویکوں کا ہاتھ لنڈن ۲۵ اپریل۔ دارالعوام میں لفٹننٹ کرنل جیمس کو جواب دیتے ہوئے مسٹر مانٹیگو نے بیان کیا کہ ہندوستانی اخبارات کی اس اطلاع کی صحت کے متعلق میں کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ انگریزی بدرقہ کے سپاہیوں پر سرحد پر جو حملے ہوئے اس میں حملہ آوروں کو بالشویکوں نے مالی امداد دی تھی۔ مگر اس کی تحقیقات ہو رہی ہے ۔

مہاراجہ پٹیالہ کی پیرس کو روانگی لنڈن ۲۵ اپریل۔ مہاراجہ آف پٹیالہ پیرس کو روانہ ہو گئے ہیں۔

تاوان جنگ کی رقم پیرس ۲۷ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ مجلس معاوضہ **معاوضہ کا تعین** نے باتفاق رائے فیصلہ کیا ہے کہ معاوضہ کی رقم ایک کھرب ۳۲ ارب طلائی مارک مقرر کر دی جائے۔

فرانس مطمئن نہیں پیرس ۲۷ اپریل۔ امریکن حلقوں میں کہا جا رہا ہے۔ کہ فرانس نے اپنے سفیر مقیم واشنگٹن کو اطلاع دی ہے کہ جرمن تجاویز قابل تسلیم نہیں ۔

قدیم و جدید ترکی کی حکومتوں کے اتحاد پر بالشویکوں کے اعتراض لنڈن ۲۷ اپریل قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ قسطنطنیہ اور انگورا کے ساتھ جو انتظامات باقاعدہ طے کئے گئے ہیں۔ ان پر انگورا کی نیشنل اسمبلی میں نہایت سختی سے اعتراض کیا جاتا ہے۔ جہاں کہ انتہا پسندوں نے عسکی شہر کے مقام پر قوم پسندوں کی کامیابی کی وجہ سے اختیار حاصل کر لیا ہے۔

اسمبلی نے ماسکو کے کمالی مندوب کو اختیار دیا ہے کہ وہ سوویٹ روس کے ساتھ دوستانہ معاہدہ کرے۔

انگورا کے بالشویک ایجنٹ قسطنطنیہ اور انگورا کے مابین صلح کرنے کے لئے نہایت سختی سے اعتراض کرتے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ عارضی طور پر کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔

ترکوں سے کر فتح کر دیگے لنڈن ۲۹ اپریل معلوم ہوتا ہے کہ ۲ اپریل کو ایشیائے کوچک میں یونانی جارحانہ کارروائی کے آغاز کی خبر غلط ہے۔ یونانی اخبارات کہتے ہیں کہ اس خبر کا مقصد یہ ہے کہ ترک خیالی فتح و نصرت کے دعاوی کر سکیں ۔

ایک یونانی امیر البحر کی برطرفی ایتھنز۔ ۲۹ اپریل۔ امیر البحر دوستانیس جو ترکی سمندروں میں یونانی بیڑے کا کمانڈار ہے۔ اپنے عہدے سے برطرف کر دیا گیا ہے۔

ریزرو سپاہیوں کی طلب لنڈن ۲۹ اپریل۔ ڈیلی ایکسپرس کا نامہ نگار مقیم ایتھنز رقمطراز ہے کہ مستحفظین کی چار اور جماعتیں طلب کر لی گئیں۔ اس سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فوجی کمک ایشیائی محاذ پر بھیجی جائے گی۔ کیونکہ یونانیوں اور اس کے پڑوسیوں کی کشیدگی کا اندیشہ ہے ۔

کوئلہ والوں کی ہڑتال لنڈن ۲۴ اپریل۔ مالکان کی نئی شرائط کے باعث جہاں عام طور پر یہ امید کی جا رہی ہے۔ کہ کوئلہ والوں کا معاملہ طے ہو جائیگا۔ ریلوے ملازمین کو دفتر سے جو یہ حکم ملا ہے۔ کہ وہ کوئلہ نہ اٹھائیں۔ بہت پریشان کن ہے۔ ناٹنگھم میں چھ آدمیوں کو جنہوں نے اس حکم کی تعمیل کی تھی۔ علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ دوسرے ملازمین ان سے ہمدردی کے طور پر کہیں کام نہ چھوڑ دیں ۔

ولیعہد جاپان کا مالٹا میں خیر مقدم لنڈن ۲۵ اپریل رمالٹا کا تار مظہر ہے کہ شہزادہ ولیعہد جاپان نے سینٹ جان کو دیکھنے کے بعد دوپہر سے قبل کا اپنا بہت سا وقت دلچسپ مقامات دیکھنے میں صرف کیا۔ وانیٹمے گرجا کے لاٹ پادری نے شہزادہ موصوف کا خیر مقدم کیا۔ اور مشہور عبادتگاہ کی پورے طور پر سیر کرائی ۔

افغان حکام کی امداد پشاور ۲۷ اپریل۔ عبد الرزاق نیز اسکے رفیق محمد حسین کی حرکات کی وجہ سے وزیرستان کی حالت رو بہ اصلاح نہیں ہوئی۔ گن اور خوست سے قافلے افغان افسروں کی معرفت آنے لگے

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)